حضور خطیب البراہین حضرت علامہ الحاج **صوفی محمد نظام الدین قادری برکاتی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، خانقاہ نظامیہ، اگیاشریف، سنت کبیر نگر (یوپی) کی شان میں مختلف شعراے کرام کے ذریعہ لکھی گئی منقبتوں کا حسین مجموعہ بنام

مناقب حضور خطیب البراہین

ترتیب

غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی نظامی

خادم التدریس: مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو، لکشمی پور ضلع مہراج گنج (یوپی)

نتیجہ فکر: تاج الشعرا حضرت علامہ فریدؔی مصباحؔی، مسقط (عمان)

سب کے لبوں پہ نام ہے صوفی نظام کا
ہر دل میں احترام ہے صوفی نظام کا

سارا وجود، علم و عمل میں ڈھلا ہوا
سنت پہ التزام ہے صوفی نظام کا

وہ مثلِ آفتاب چلے جس طرف چلے
روشن ہر ایک گام ہے صوفی نظام کا

سادہ لباس سیدھی رَوِش، صاف زندگی
خوش تر ہر اِہتمام ہے صوفی نظام کا

مارہرہ اور بریلی کے نور نظر بنے
عالی بہت مقام ہے صوفی نظام کا

حیدر حسن نے تاج طریقت عطا کیا
نسبت کا نور تام ہے صوفی نظام کا

عشق نبی، نماز محبت کا قبلہ ہے
عشق رضا امام ہے صوفی نظام کا

وہ قاضی وفقیہ ومحدث جلیل تر
ہر وصف، ذوالکرام ہے صوفی نظام کا

دنیا انھیں خطیب براہین، کہتی ہے
محکم ہراک کلام ہے صوفی نظام کا

صادق ہے اُن پہ صوفیِ اسلام کا لقب
صدق وصفا نظام ہے صوفی نظام کا

شاہوں کی شان،اُن کی فقیری کے آگے ہیچ
بے مثل احتشام ہے صوفی نظام کا

جس سمت التفات کیا، سب سنور گئے
دل، مصلحِ اَنام ہے، صوفی نظام کا

جو بھی ہوا قریب وہ اعزاز پا گیا
ذرّہ مہ تمام ہے، صوفی نظام کا

رکھا جہاں قدم، وہ علاقہ مہک اٹھا
کردار، مشک تام ہے صوفی نظام کا

جیسے کہ پانی اور ہوا، دھوپ، چاندنی
فیضان اتنا عام کے صوفی نظام کا

لاکھوں نے اُن کے دست ہدایت پہ توبہ کی
ہادی ہر اک پیام ہے صوفی نظام کا

رخصت نہیں ، وہ راہ عزیمت کے ہیں سفیر
کیا رنگ اعتصام ہے صوفی نظام کا

وہ ذات،قلبِ حافظ ملت کا اعتماد
فن ایسا تیزگام ہے صوفی نظام کا

حضرت جو مسکرائیں تو صحرا بھی کھل اٹھیں
کیا خوب ابتسام ہے صوفی نظام کا

سنگم ہے ان کی ذات، جلال و جمال کی
حکمت ہر ایک کام ہے صوفی نظام کا

احسان سے عدو کو بھی شیدا بنا لیا
کیا حسن انتقام ہے صوفی نظام کا

وہ جس کو مل گئے اسے قرب خدا ملا
دیوانہ شاد کام ہے، صوفی نظام کا

ہم جی رہے ہیں اُن کی عطاؤں کی چھاؤں میں
ہم پر کرم،مدام ہے صوفی نظام کا

ہے فیض پر وہ ساقی میخانہ علوم
جوش کرم پہ جام ہے صوفی نظام کا

وہ تاج اصفیا، وہ گل باغ اولیا
ہر رنگ خوش خرام ہے صوفی نظام کا

اُن کی عطا کا سایہ سلامت رہے سدا
کہتا یہ ہر غلام ہے صوفی نظام کا

سیرت رہے گی تازہ و شاداب حشر تک
تقویٰ گل دوام ہے صوفی نظام کا

یارب حبیب رحمٰں پہ دائم رہے کرم
جو ابن خوش مرام ہے صوفی نظام کا

شکر خدا، کہ شرف زیارت مجھے ملا
دل پر مرے بھی دام ہے صوفی نظام کا

عُشر عَشیر اُس کا، فریدؔی نہ لکھ سکا
جس اوج پر مقام ہے صوفی نظام کا

نتیجۂ فکر: استاذ العلما حضرت مولانا تفسیر القادری قیامی مدظلہ العالی سابق پرنسپل دار العلوم علیمیہ جمداشاہی، بستی

نظام دین و ملت اے امیر کارواں تم ہو
شریعت کے طریقت کے امین و پاسباں تم ہو
تمھیں تو کاروان دین و ایماں کے محافظ ہو
شہا منزل کے راہی ہو شہا منزل نشاں تم ہو
سراغ منزل مقصود ہے نقش قدم تیرا
ہماری رہ گزر کی روشنی ہو کہکشاں تم ہو
مرے دن پر تمہاری ذات اقدس کا اجالا ہے
فضائے شب کی تاریکی پہ میرے ضوفشاں تم ہو
تمہاری زندگی سنت کے سانچے میں ڈھلی ایسی
دلائل دین کے ہو تم براہین و بیاں تم ہو
یقیناً متقی شیخ الحدیث و پارسا زاہد
تم عالم باعمل ہو واقف سرّ نہاں تم ہو
کوئی سنت کسی لمحہ نہ تم سے چھوٹتے دیکھی
خدا جانے تمہارا مرتبہ کیا ہے کہاں تم ہو
یہ سچ ہے جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل
کوئی شہباز ہی جانے کہ جو تم ہو جہاں تم ہو
تمہاری عادتیں منھ بولتی تفسیر قرآں کی
نبی کی سیرت و کردار کے عکس عیاں تم ہو
"قیامی" بات تیری ٹاٹ کا پیوند مخمل میں
تم اپنی حیثیت دیکھو کہاں وہ ہیں کہاں تم ہو

نتیجۂ فکر: حضرت مولانا محمد قاسم مصباحیؔ استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

نظام دین و ملت، عالم علم ہدیٰ تم ہو
وقارِ اہل سنت، صدرِ بزم اصفیا تم ہو

خُدا کے تم ولی ہو، عاشق خیر الوریٰ تم ہو
تمھاری شان کیا کہنا سراج الاتقیا تم ہو

شہا! راہ شریعت کے مسلّم رہ نما تم ہو
مہ چرخ طریقت، اختر برج صفا تم ہو

بخاری کا دیا ہے درس تم نے اک زمانے تک
بفیض مصطفی شیخ حدیث مصطفی تم ہو

خطابت میں دلائل کی فراوانی بتاتی ہے
رضا کے فیض سے شیخ الدلائل مرشدا، تم ہو

قناعت سادگی علم و عمل اور زہد و تقویٰ میں
شہا! اسلاف امت کا مزکّیٰ آئینہ تم ہو

مسلّم ہے تمھاری پارسائی، پاک دامانی
ہے جس پہ ناز تقویٰ کو وہ مرد پارسا تم ہو

تمھاری نیک سیرت دیکھ کر یادِ نبی آئے
نبی کی سنتوں پہ ایسے عامل باخُدا تم ہو

وفا، اخلاص اور خُلق و مروت خشیت مولا
سبھی اوصاف کے حامل بفضل کبریا تم ہو

حسد، غیبت، ریا، لالچ سے تم کو کافی نفرت ہے
خلوص و پیار، صبر وشکر سے آراستہ تم ہو

خُدا و مصطفیٰ کے دشمنوں کے واسطے بے شک
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّار کے مظہر شہا تم ہو

تمہیں قلبی عقیدت ہے شہ مفتی اعظم سے
دل و جاں سے فدائے سیدی احمد رضا تم ہو

جناب حافظ ملت کی تم میں خصلت و خوبو
مثال سیدی حضرت رئیس الاتقیا تم ہو

نتیجہ فکر: مولانا محمد طیب علیمی صاحب دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی

تیرا اُونچا مقام ہے مرشد
جادۂ حق پہ استقامت کا
تیرے درس حیات کا گوہر
رشک تجھ پر خواص کرتے ہیں
مل گئی ہے جسے تری نسبت
طالبان سلوک کی خاطر
تیری نگہ کرم کے صدقے مَیں
لاج رکھنا علیمیؔ خستہ کی
تا فلک تیرا بام ہے مرشد
ذات تیری امام ہے مرشد
بہر ہر خاص و عام ہے مرشد
ناز کرتی عوام ہے مرشد
ہو گیا نیک نام ہے مرشد

نتیجۂ فکر: حضرت مولانا کمال احمد علیمی نظامی جامعہ علیمیہ جمدا شاہی بستی

تو نظام دین و ملت تیری عظمت کو سلام — منبع حق و صداقت تیری عظمت کو سلام کے
تو شب تاریک کا مہتاب تابندہ تھا — تو نشان برج رفعت تیری عظمت کو سلام
اپنے حال و قال سے سنت کو زندہ کر دیا — تو محئی دین و سنت تیری عظمت کو سلام
نور تقوی سے منور تیری صبح و شام ہے — تو منار علم و حکمت تیری عظمت کو سلام
تیرے چہرے سے ہویدا ہے جمال بندگی — ہے مثالی تیری سیرت تیری عظمت کو سلام
تو مفسر تو محدث تو مبلغ دین کا — مصدر عز و کرامت تیری عظمت کو سلام
افق علم و فضل کا خورشید تو مہتاب تو — نور افشاں تیسری طلعت تیری عظمت کو سلام
تو نے پائی ہے خداوند جہاں کے فضل سے — عزت و قدرت سیادت تیری عظمت کو سلام
مظہر برکات احسن پر تو حسن میں — تو بزرگوں کی کرامت تیری عظمت کو سلام
مفتی اعظم سے تجھ کو مل گیا فیض رضا — مہبط اسرار وحدت تیری عظمت کو سلام
حافظ ملت نے تجھ کو صوفی ملت کہا — مصدر تقوی طہارت تیری عظمت کو سلام
سرور بزم خطابت جو ہر کان بیاں — نیر چرخ بلاغت تیری عظمت کو سلام
جذبہ اصلاح ملت ساتھ اپنے لے گیا — اب کہاں وہ شوق وجذت تیری عظمت کو سلام
علمیت روحانیت کا مجمع البحرین تو — مہر دنیائے ولایت تیری عظمت کو سلام
ہے کمال بے نوادر کا ترے ادنی غلام — اس پے ہو جائے عنایت تیری عظمت کو سلام

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

فدائے احمدِ مختار ہیں صوفی نظام الدیں
ہمارے قافلہ سالار ہیں صوفی نظام الدیں
کبھی اہل دُوَل کی مدح خوانی کی نہیں جس نے
وہی مردِ جری،خوددار ہیں صوفی نظام الدیں
وہ ایسے مُتّقی ہیں جن پہ تقویٰ ناز کرتا ہے
علومِ دین کے شہکار ہیں صوفی نظام الدیں
متانت،سادگی، سنجیدگی،اُن کی مثالی ہے
حسین و خوبرو،دِلدار ہیں صوفی نظام الدیں
شعور وآگہی کے آسماں ہیں صوفی ملت
یقیناً رونق گلزار ہیں صوفی نظام الدیں
شب ظلمت میں یک ماہِ درخشندہ و تابندہ
خموشی میں نئی گفتار ہیں صوفی نظام الدیں
سہارا دیجیے آکر ذرا اَب اپنے عارفؔ کو
کہ دشمن درپَے آزار ہیں صوفی نظام الدیں

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

ہیں ولیِ خدا میرے مُرشد نظام
عاشقِ مصطفیٰ میرے مُرشد نظام
باحیا، باصفا میرے مُرشد نظام
بندۂ بے ریا میرے مُرشد نظام
مرجعِ اتقیا میرے مُرشد نظام
نازشِ اَصفیا میرے مُرشد نظام
دِل رُبا، خوش نما میرے مُرشد نظام
جلوۂ مہ لقا میرے مُرشد نظام
بحرِ جود وسخا میرے مُرشد نظام
رہنما، پیشوا میرے مُرشد نظام
اپنے عارفؔ پہ ہو اِک نگاہِ کرم
اے جمالِ سخا میرے مُرشد نظام

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

وہ اک مرد قلندر تھا
سخن ور تھا
یقیناً عکسِ حیدر تھا
وہ اس کا چاند سا چہرہ
وہ اس کا خوشنما جلوہ
تصوف کا حسیں نغمہ
وہ عالم اور فاضل تھا، مفکر تھا
محدِّث تھا، مصنف تھا، مدبر تھا
میں بتلاؤں تمہیں کیا تھا
نبی کے عشق میں گم تھا
کہ دل اس کا بلالی تھا
صداقت میں شرافت میں
وہ صدیقی ہنر وَر تھا
غَیور ایسا کہ کیا کہیے
عمر جیسا جلالی تھا
غریبوں کا مسیحا تھا
سخاوت میں مثالی تھا
غلام غوث اعظم تھا
وہ رازی تھا، غزالی تھا
تھی اس کی سادگی ایسی
بہاریں رشک کرتی تھیں
وہی صوفی نظام الدین
سراپا تھا پیام دین
یہ عارفؔ گرچہ عاصی ہے
ہے نازاں اپنی قسمت پر
کہ اس کے ہاتھ میں آیا
ید صوفی نظام الدین
مرا مرشد نرالا ہے
جہاں میں بدل بالا ہے

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

کس قدر ہے ذی وَجاہت صوفی ملت کی ذات
بالیقیں ہے اک کرامت صوفی ملت کی ذات
جس کی رگ رگ میں بسا ہے ذکر رب عشق رسول
جس کا ہر لمحہ عبادت صوفی ملت کی ذات
زینتِ بزمِ سنن ہیں شمع بزم مصطفی
منبع علم وصداقت صوفی ملت کی ذات
کہتے تھے اہل جہاں زندہ ولی جس ذات کو
ہے وہی سرِّ ولایت صوفی ملت کی ذات
ہیں مثالِ شمع روشن درمیانِ اولیا
نور ایماں کی علامت صوفی ملت کی ذات
سنتوں کے آئینے میں ہر قدم جن کا اٹھا
پیکر زہد وشرافت صوفی ملت کی ذات
ان کی خدمات جلیلہ پر بجا ہے یہ کہوں
فرد کیا ہے اک جماعت صوفی ملت کی ذات
احسن العلما نے جن کو کردیا اتنا حسن
ہوگئی رشد و ہدایت صوفی ملت کی ذات
ان کے دامن میں ملے گی تم کو اے عارفؔ نجات
کیوں کہ ہے بحر سخاوت صوفی ملت کی ذات

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

پیر و مرشد کا ہمارے جو دیوانہ ہوگا
اس کے چہرے پہ اُجالا ہی اُجالا ہوگا

ڈوب کر عشق میں جو اُن پر فدا ہو جائے
مرتبہ اس کا زمانے میں دوبالا ہوگا

جن کے رخسار کو دیکھا تو کہا مومن نے
رب کا محبوب ہے اور عاشق بطحا ہوگا

شان و عظمت جو نظر آئی ترے جلوے میں
بالیقیں جلوۂ فاروق کا جلوہ ہوگا

بے نیازی کی جو فطرت تھی دل مرشد میں
شان صدیق کا اس قلب پر سایہ ہوگا

مثل مہتاب اگر چمکے شب تار میں تو
شکل مرشد میں وہ سرکار کا صدقہ ہوگا

زندگی میں ہی لقب جس کو ملا، زندہ ولی
وہ کوئی اور نہیں پیر ہمارا ہوگا

خوشبوئے بادجناں آئے گی اس پھول سے بھی
خاک تربت سے جسے تو نے اُٹھایا ہوگا

مفتی اعظم ملت کی جھلک تھی جس میں
جس کی ہر بات میں پیغام رضا کا ہوگا

آل برکات کی چوکھٹ کا یہ پروردہ ہے
ہاتھ میں ان کے سدا نوری پھریرا ہوگا

آج عارفؔ تری باتوں میں جو شیرینی ہے
نام مرشد کا ترے ذہن میں آیا ہوگا

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

ہمیں اپنا کہیں مرشد عقیدت ہو تو ایسی ہو
وہ اپنے قدموں میں رکھ لیں عنایت ہو تو ایسی ہو
دلوں میں گھر بناتے ہیں مرے صوفی نظام الدین
جو فطرت ہو تو ایسی ہو، جو سیرت ہو تو ایسی ہو
غریبوں، دردمندوں کی مدد چھپ چھپ کے کرتے تھے
زمانہ کہہ اٹھا وہ واہ سخاوت ہو تو ایسی ہو
جماعت، اصفیا کی صوفی ملت لقب دے دے
اطاعت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو
رضائے رب پہ راضی تھے ہمہ دم صوفی ملت
کسی سے کچھ نہیں مانگا قناعت ہو تو ایسی ہو
وہ ظاہر میں بھی اچھے تھے، وہ باطن میں بھی بہتر تھے
جو جلوت ہو تو ایسی ہو جو خلوت ہو تو ایسی ہو
نظر اُٹھتی نہیں تھی غیر محرم کی طرف عارفؔ
شرافت ہو تو ایسی ہو نجابت ہو تو ایسی ہو

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

جس نے بھی صوفی نظام الدین کو دیکھا جناب
ایسا گرویدہ ہوا کہ دل ہی دے بیٹھا جناب
دیکھ کر اُن کو یقیناً یاد آتا تھا خدا
کیا حسیں تھا اُن کا پیارا، چاند سا چہرہ جناب
یک زباں ہو کر انھیں "زندہ ولی" سب نے کہا
ایسا تھا کچھ اُن کا اخلاص و وفا، تقویٰ جناب
حافظ ملت نے اُن کو دے دیا "صوفی" لقب
کر دیا " حضرت مبیں "نے ان کو پھر ہیرا جناب
"احسن العلما" نے اُن کو ایسا احسن کردیا
ہوگیا عالم میں اُن کا جابجا شہرہ جناب
مفتی اعظم کا پیکر، مظہر احمد رضا
اب کہاں سے لاؤں ایسا مُرشدِ یکتا جناب
سیدی یا مرشدی! نظر عنایت کیجیے
ہے کھڑا دربار میں عارفؔ لیے کاسہ جناب

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارف مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

کیا کہوں کتنے بھلے تھے مرشدی صوفی نظام
عشق آقا میں کھرے تھے مرشدی صوفی نظام
ہر ادا ان کی ڈھلی تھی سنت سرکار میں
آب عرفاں سے ڈھلے تھے مرشدی صوفی نظام
دشمنان مصطفیٰ کے واسطے ہر آن ہی
برق بن بن کر گرے تھے مرشدی صوفی نظام
سب بڑوں نے بھی بڑا مانا ہے مرشد کو مرے
کیا کہوں کتنے بڑے تھے مرشدی صوفی نظام
عزم پیہم جہدِ دائم کا علم تھامے ہوئے
مرد حق بن کر ڈٹے تھے مرشدی صوفی نظام
ہم فقیروں کے لئے عارف سکون جان تھے
اور دلوں کے ولولے تھے مرشدی صوفی نظام

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارف مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

ہے رم جھم رحمتوں کی بارشیں عرس نظامی میں
چلو لوٹیں خدا کی رحمتیں عرس نظامی میں
خدائے ذوالمنن کی نعمتیں تقسیم ہوتی ہیں
شہ ابرار کی ہیں سنتیں عرس نظامی میں
عطائیں ہیں یہاں بغداد اور اجمیر والے کی
شہ برکات کی ہیں برکتیں عرس نظامی میں
یہاں رعنائیاں ہیں "مفتی اعظم" کے تقویٰ کی
"رضا" کے علم کی ہیں رنگتیں عرس نظامی میں
ملے گا "صوفی ملت" کا ہم کو فیض آگیا" میں
ملیں گی اولیاء کی صحبتیں عرس نظامی میں
ادب، اخلاص، اور للّٰہیت سے جو بھی آئیں گے
ملیں گی دوجہاں کی نعمتیں عرس نظامی میں
ذرا دیکھو تو دیوانو! یہاں تنہا نہیں ہو تم
فرشتوں کی سجی ہیں محفلیں عرس نظامی میں
یہاں افکار کو بالیدگی ملتی ہے اے عارف
دلوں کے واسطے ہیں راحتیں عرس نظامی میں

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

شعور کی منزلوں میں، میں نے
ابھی تو پہلا قدم رکھا تھا
کہ ایک دن ایک خوب رُو نے
حسین رخسار، ماہ رو نے
اُٹھا کے رُخ سے نقاب اپنے
دکھائے اپنے ہزار جلوے
ہر اک ادا اُس کی تھی نرالی
ہر ایک بات اس کی تھی جمالی
وہ بولتا تھا تو ایسا لگتا
کہ جیسے موتی ٹپک رہے ہوں
وہ مسکراتا تو ایسا لگتا
کہ پھول جیسے مہک رہے ہوں
جھکی جھکی سی تھی اس کی نظریں
کہ جیسے حوروں کی ہو لطافت
عجیب پر لطف تھی شرافت
فرشتوں جیسی تھی اس کی فطرت
وہ سر سے پا تک کمال والا
بڑا حسیں تھا جمال والا
بیاں کروں اس کی کتنی عظمت
وہ تھا سراپا ہی عز و رفعت
اسی نے ہم کو بنایا شیدا
کیا ہے دل پر اسی نے قبضہ
چلو بتاتا ہوں نام اس کا
ہے نام سُن لو "نظام" اس کا
وہی جو صوفی "نظام دیں" ہے
وہی جو دل میں مرے مکیں ہے
اُسی سے عارفؔ ہوا گرامی
اُسی کی برکت سے ہے نظامی

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

صوفی ملت تری پاکیزہ سیرت کو سلام
تیری نیچی نیچی نظروں کی شرافت کو سلام
خوفِ مولیٰ سے تری آنکھیں ہمیشہ تر رہیں
سرور دیں سے تری بے لوث الفت کو سلام
تیری اک آواز پر لبیک کہتے تھے سبھی
قائدِ ذي شان تیری شان و عظمت کو سلام
صاحبِ اخلاق حسنہ، صاحبِ حُسنِ کلام
تیری نورانی خطابت کی لطافت کو سلام
تیرے کردار وعمل کے ہوگئے گرویدہ سب
تیرے زہد و اِتّقا، پاکیزہ خصلت کو سلام
عالم ومفتی ،محدث اور مفکر، دیدہ ور
رہ نما ،رہبر، مہِ چرخِ طریقت کو سلام
ناشر فکر رضا، اے عاشق غوثِ زماں
تیرے اخلاص و وفا خُلق ومروّت کو سلام
"احسن العلماء" کے پیارے اور" مبیں" لے لاڈلے
اولیاے دیں کے در کی اس عنایت کو سلام
عارفؔ خستہ پہ بھی ہوجائے نظرِ التفات
بھیجتا ہے یہ تری لطف و عنایت کو سلام

نتیجۂ فکر: قاری نیاز احمد نورانؔی، بنگلور کرناٹک

مرد حق مرد خدا صوفی نظام الدین ہیں
عاشق خیرالوریٰ صوفی نظام الدین ہیں
خالی دامن بھر کے کہتے ہیں یہ منگتے آپ کے
پیکر جودو سخا صوفی نظام الدین ہیں
راہ حق سے جو ہیں بھٹکے ان کی خاطر اے نیاز
رہبر راہ خدا صوفی نظام الدین ہیں
اس میں کوئی شک نہیں ہے سنیوں کے واسطے
ایک سچے پیشوا صوفی نظام الدین ہیں
رب تعالیٰ کے کرم سے آمنہ کے لال پر
بالیقیں دل سے فدا صوفی نظام الدین ہیں
جس نے دیکھا آپ کو بے‌ساختہ وہ کہہ اٹھا
عشق احمد میں فنا صوفی نظام الدین ہیں
ہر نظامی کے دلوں میں رب کے فضل خاص سے
آج بھی جلوہ نما صوفی نظام الدین ہیں
راہِ حق سے جو ہیں بھٹکے ان کی خاطر اے نیازؔ
ربرِ راہِ خدا صوفی نظام الدین ہیں

نتیجۂ فکر: مولانا احسان اللہ علیمیؔ صاحب

عطائے حافظِ ملّت گدائے مصطفیٰ تم ہو
تمھاری شان میں جو کچھ کہوں اس سوا تم ہو

حریمِ دل میں چھائی ہے رُخِ تابانیاں اب بھی
ہماری مجلسوں میں آج بھی جلوہ نما تم ہو

ادائے سنَّتِ نبوی رہا ہے مشغلہ ہر دم
محبِّ اعلیٰ حضرت اور خیرالاتقیا تم ہو

تقاریریں مزیّن تھیں دلائل سے براہیں سے
عدوئے مصطفیٰ کے واسطے شیر خدا تم ہو

شریعت کو دکھائے جو طریقت کو بتائے جو
جہاں والوں نے دیکھا ہے کہ ایسے رہنما تم ہو

سیاہی سب کے دل کی روشنی میں یوں بدلتی ہے
جہاں کے ہر نظامی کے لیے روشن دیا تم ہو

ہمیں اب خوف کیوں کر ہو بتاؤ تم ذرا احساںؔ
کرم فرمانے والے ہم فقیروں پرشہا تم ہو

نتیجۂ فکر: مولانا نورالہدی نوؔر مصباحی استاذ جامعہ عربیہ اشرفیہ گائے گھاٹ، بستی

مصلحِ قوم و ملت ہیں صوفی نظام
عاشقِ اعلی حضرت ہیں صوفی نظام
قاطعِ شرک و بدعت ہیں صوفی نظام
حامیِ دین و ملت ہیں صوفی نظام
چشمۂ علم وحکمت ہیں صوفی نظام
نازشِ اہل سنت ہیں صوفی نظام
فیضِ گنج ولایت ہیں صوفی نظام
باعثِ خیر و برکت ہیں صوفی نظام
سنّتِ مصطفی جن کی ہر ہر ادا
دین کی شان وشوکت ہیں صوفی نظام
حافظِ دین و ملت کے گلشن کے پھول
رہبرِ راہ جنت ہیں صوفی نظام
روزِ محشر مرید ین کے واسطے
سایۂ ابر رحمت ہیں صوفی نظام
عابد و زاہد و متقی پارسا
ایسے پیر طریقت ہیں صوفی نظام
جن کا فیضان جاری ہے چاروں طرف
ایسے بحر سخاوت ہیں صوفی نظام
ویسے دنیا میں صوفی بہت ہیں مگر
صوفی تو در حقیقت ہیں صو فی نظام
ہے شمار ان کا اعلیٰ محدِّث میں نوؔر
یعنی برجِ ہدایت ہیں صوفی نظام

نتیجۂ فکر: محترمہ عالمہ فردوس فاطمہ اشرفی

لطف و کرم مدام ہے صوفی نظام کا
ہر سمت فیض عام ہے صوفی نظام کا

ولیوں میں احترام ہے صوفی نظام کا
کس اوج پر مقام ہے صوفی نظام کا

پوری چمک دمک سے ولایت کے چرخ پر
روشن مہِ تمام ہے صوفی نظام کا

سرشار ہے وہ بادۂ عرفاں سے ہر گھڑی
ہاتھوں میں جس کے جام ہے صوفی نظام کا

اشرف پیا سے مجھ کو ملی نسبتِ نظام
پیروں میں میرے نام ہے صوفی نظام کا

کرتی ہے آسماں کی بلندی اسے سلام
رب جانے کیسا بام ہے صوفی نظام کا

شاداب ہونے والا ہے باغِ تمنا اب
چھایا ہوا غمام ہے صوفی نظام کا

میں نے سراغِ منزلِ مقصود پا لیا
پیشِ نگاہ گام ہے صوفی نظام کا

رنج و الم اسے نہیں آنکھیں دکھاتے ہیں
فردوسؔ جو غلام ہے صوفی نظام کا

نتیجۂ فکر: مولانا نورالہدیٰ نوؔر مصباحی استاذ جامعہ عربیہ اشرفیہ گائے گھاٹ، بستی

متاعِ اہل حاجت ہیں نظام الدین برکاتی
چراغِ دین و ملت ہیں نظام الدین برکاتی
دکھاتے راہِ جنت ہیں نظام الدین برکاتی
دلوں کو دیتے راحت ہیں نظام الدین برکاتی
چمک سے جس کی مشرق اورمغرب میں اجالے ہیں
وہ مہر علم و حکمت ہیں نظام الدین برکاتی
عطائے حافظِ ملت رضائے مفتیِ اعظم
گدائے اعلیٰ حضرت ہیں نظام الدین برکاتی
نگاہِ شیخ سے ہی پی کے خود سارے زمانے کو
پلاتے جامِ وحدت ہیں نظام الدین برکاتی
پلا کر جامِ الفت اہلِ سنت اورجماعت کو
بھگاتے بغض و نفرت ہیں نظام الدین برکاتی
وہ اپنے ہوں کہ بیگانے مگر کہتے یہی ہیں سب
بڑے ہی نیک سیرت ہیں نظام الدین برکاتی
ملا ہے نوؔرجب سے فیضِ مارہرہ و امروہہ
بہت کچھ پائے عزت ہیں نظام الدین برکاتی

نتیجۂ فکر: مولانا مظہر علی نظامی ؔعلیمی دارالعلوم رضویہ اہل سنت رستم پور سینچرابازار سنت کبیر نگر

سیدی، سندی، حبیبی، مرشدی، صوفی نظام
ہے مزین تم سے میری زندگی،صوفی نظام
مفتی اعظم بھی نازاں آپ پر ہیں بالخصوص
مصطفیٰ حیدر حسن مارہروی، صوفی نظام
غوث وخوا جہ کی عطا، بوالفیض کے تم ہوعزیز
عاشق خیرالبشر، عکس علی، صوفی نظام
دعوت و تبلیغ ہو یا خطبۂ برہان ہو
ہرادا ممتازہے وَاللہ تری، صوفی نظام
یاد آتا ہے خدا صورت تمھاری دیکھ کر
اورسیرت بھی تمھاری ہے بھلی، صوفی نظام
نقش جس نے کرلیا دل پر ترا نقش حیات
ہوگئی پرنوراس کی زندگی، صوفی نظام
فیض جاری آپ کا ہے آج بھی مثل حیات
آپ ہیں اللہ کے زندہ ولی، صوفی نظام
اس زمانے میں نہیں دیکھاہے میری آنکھ نے
آپ جیسا پارسا و متقی، صوفی نظام
فخرسے لکھتا ہوں میں مظہرؔ نظامی،اس لئے
ہے یہ نسبت آپ کے درسے ملی، صوفی نظام

نتیجۂ فکر: مولانا رمضان علی تنویری مقام نورئی جوت پوسٹ بیسار ضلع مہراج گنج یوپی

شہنشاہِ بغداد کی وہ عطا ہے
لقب "صوفی صاحب" کا جس کو ملا ہے
یہی ہر نظامی کے دل کی صدا ہے
مرے شیخ تم پر مری جاں فدا ہے
محدث، مفکر، مناظر، مصنف
وہ زہد و ورع علم و فن کا سما ہے
سمجھ پائے کیسے بھلا مجھ سا کم تر
"خطیب البراہین کی شان کیا ہے"
چلو مسلکِ اعلیٰ حضرت پہ، تم نے
یہ پیغام اہلِ جہاں کو دیا ہے
بجھاتے ہیں پیاس اپنی شاہ و گدا سب
رواں آپ کے در سے نہرِ سخا ہے
کرم کی نظر کیجیے صوفی صاحب!
غلام آپ کا رنج میں مبتلا ہے
ہے رمضاؔن رضوی پہ بھی خاص فیضان
جو مدح و ثنا آپ کی کر رہا ہے

نتیجۂ فکر: مولانا محمد شعیب اختؔر قادری دھرم سنگھوا بازار ضلع سنت کبیر نگر

ضیائے شمع دینِ مصطفیٰ صوفی نظام الدیں
بقائے گُلشن جود و سخا صوفی نظام الدیں
مکینِ مسندِ لُطف و عطا صوفی نظام الدیں
امین کشورِ صدق و صفا صوفی نظام الدیں
نبی پر تھے دل وجاں سے فدا صوفی نظام الدیں
شہ جیلاں کی بے شک تھے عطا صوفی نظام الدیں
عظیم المرتبت خوش خلق بھی تھے خوش ادا بھی تھے
یقیناً تھے گل صدق وصفا صوفی نظام الدیں
تیری ہیبت سے ہر دم خیمۂ باطل لرزتا تھا
تو قائد تھا اک ایسا دین کا صوفی نظام الدیں
گزاری اسوۂ آقا میں ڈھل کر زندگی اپنی
تھے ایسے پاک طینت پارسا صوفی نظام الدیں
تلاش و جستجو کے بعد بھی، بزمِ خطابت میں
نہیں تم سا کوئی ہم کو ملا، صوفی نظام الدیں
میانِ اہل دانش ذکر تیرا ہر گھڑی ہوگا
کہ تو نے کام کچھ ایسا کیا، صوفی نظام الدیں
بڑوں کی قدر کرنا، اور چھوٹوں پر بڑی شفقت
وطیرہ تھا ترا یوں ہی سدا، صوفی نظام الدیں
بڑی چاہت ہے اختؔر دیکھ لیتا آپ کے در کو
خوشا ارمان یہ پورا ہوا، صوفی نظام الدیں

نتیجۂ فکر: مولانا بلال احمد بلالی نظامی علیمی مہراج گنج

ہے مُسلّم مرتبہ صوفی نظام الدین کا
تذکرہ ہے جابجا صوفی نظام الدین کا

اہل نسبت کے لیے ہے بالیقیں وجہِ شرف
معتبر ہے سلسلہ صوفی نظام الدین کا

زندگی دیکھی ہے جس نے آپ کی تقویٰ شعار
پل میں شیدائی بنا صوفی نظام الدین کا

کن کے سر سہرا سجا زندہ ولی کا پوچھتے
نام سب نے ہے لیا صوفی نظام الدین کا

فنِّ تقریر و بیاں نادر، سنو! انداز بھی
ولولہ انگیز تھا صوفی نظام الدین کا

حافظ ملت نے بے شک ہے کتب خانہ کہا
دیکھ کر علم وصفا صوفی نظام الدین کا

فلسفہ کیا تھا خدا چلتی ہوئی جب ریل سے
جسم غائب ہو گیا صوفی نظام الدین کا

کہہ رہا ہے یہ بلالؔی اہل ایماں کے لیے
تاج ہے نعلین پا صوفی نظام الدین کا

نتیجۂ فکر: مولانا بلال احمد بلالی نظامی علیمی مہراج گنج

رب تعالیٰ کی عطا صوفی نظام الدین ہیں
مدح خوان مصطفی صوفی نظام الدین ہیں
اہل دل کا راستہ صوفی نظام الدین ہیں
علم حکمت کا سما صوفی نظام الدین ہیں
رحمتوں کا ہے سماں ان کے کرم کے سائے میں
نیر چرخ صفا صوفی نظام الدین ہیں
ہے جہاں میں فیض کا دریا رواں چارو طرف
بالیقیں بحر سخا صوفی نظام الدین ہیں
وقف کردی زندگی اپنی شریعت کے لیے
سوچیے پھر کیا سے کیا صوفی نظام الدین ہیں
حافظ ملت کے مظہر مصطفی حیدر کی شان
مفتی اعظم کی دعا صوفی نظام الدین ہیں
ہر صدا میں گونجتی ہے ان کی روح نازنین
عاشق ہر دوسرا صوفی نظام الدین ہیں
اک بلالی ہی نہیں کہتا ہے یہ سارا جہاں
مشعلِ راہ ہدی صوفی نظام الدین ہیں

نتیجۂ فکر: مولانا بلال احمد بلالی نظامی علیمی مہراج گنج

کہہ اٹھے زندہ ولی اہل طریقت دیکھ کر
سیدی صوفی نظام الدیں کی سیرت دیکھ کر

ہم سبھی کو عظمتیں کیسے سمجھ میں آئیں جب
آسماں حیراں ہے تیری شان رفعت دیکھ کر

معجزہ ہیں بالیقیں وہ سرور کونین کے
کہہ رہے ہیں سب کے سب کشف وکرامت دیکھ کر

تجھ میں رکھ دی ہے خدا نے جلوۂ ہر دوسرا
دل سے سرکار دوعالم کی اطاعت دیکھ کر

رب نے بخشی تھیں بہت اعلیٰ وافضل خوبیاں
غیر بھی کہتے ہیں یہ طرز خطابت دیکھ کر

اک بلالؔی ہی نہیں کہتے ہیں سب اہل خرد
یاد آتا تھا خدا مرشد کی صورت دیکھ کر

نتیجہ فکر: مولانا محمد وثیق الفتؔ نظامی مصباحی مدرسہ حق الاسلام لال گنج ضلع بستی

السلام، اے سیدی صوفی نظام
اخترِ برج ہدایت السلام
فیضِ غوثِ پاک کا میزاب تو
تیرے دم سے عام برکاتی پیام
چشتیت کا ایک مہر تاب تو
السلام، اے سیدی صوفی نظام
اخترِ برج ہدایت السلام
اے نظامِ دین صوفی باصفا
چرخِ مارہرہ کا تو ماہِ تمام
مفتیٔ اعظم کی تجھ میں ہے ضیا
السلام، اے سیدی صوفی نظام
اخترِ برج ہدایت السلام
حافظ ملت کا کامل اعتماد
تو رضا کی ایک سیف بے نیام
اور رئیس الاتقیاء کی اک مراد
السلام، اے سیدی صوفی نظام
اخترِ برج ہدایت السلام
ہاتھ باندھے کج کلاہانِ جہاں
ہو عنایت کی نظر، بن جائے کام
کہہ رہے ہیں آکے سب در پر یہاں
السلام، اے سیدی صوفی نظام
اخترِ برج ہدایت السلام
الفتؔ خستہ کے دل کی آرزو
تیرے صدقے ہر جگہ ہو شاد کام
دید کا تیری ملے جام و سبو
السلام، اے سیدی صوفی نظام
اخترِ برج ہدایت السلام

نتیجۂ فکر: مولانا محمد جیش خان نوؔری امجدؔی مقام و پوسٹ کھجوریا ضلع مہراج گنج

نبی کے عشق میں سرشار ہیں صوفی نظام الدیں
یقیناً صاحب کردار ہیں صوفی نظام الدیں
کہ ان کی پارسائی دیکھ کر کہتی ہے یہ دنیا
غلام احمد مختار ہیں صوفی نظام الدیں
خطابت جن کی قلب وروح کو سرشار کرتی ہے
خطیبوں کے لیے معیار ہیں صوفی نظام الدیں
جنہیں احمد رضا خاں قادری کہتی ہے یہ دنیا
انہیں کی فکر کے مے خوار ہیں صوفی نظام الدیں
مریدوں کو رہ حق سے کوئی بہکائے گا کیسے
کہ راہ حق کے پہریدار ہیں صوفی نظام الدیں
ملی ان کو شفا فضل خدا سے ایک ہی پل میں
ترے در جو گئے بیمار ہیں صوفی نظام الدیں
خدا کی یاد آئے دیکھ کر نورانی رخ جن کا
وفا کے وہ علم بردار ہیں صوفی نظام الدیں
بدل لیتے ہیں رستہ اپنا نجدی دیکھ کر ان کو
کہ ایسی حیدری تلوار ہیں صوفی نظام الدیں
فدا اے جیشؔ ہو کیوں کر نہ ان کی شان پر دنیا
فدائے سید ابرار ہیں صوفی نظام الدیں

نتیجہ فکر: مولانا اسد اللہ نظامیؔ مصباحیؔ استاذ مدرسہ حنفیہ فیض العلوم اہلِ سنت کوہرگڈی کشی نگر

کرم ہے نبی کا ، یہ فضلِ خدا ہے
مجھے صوفی صاحب سا مرشد ملا ہے
جہاں پہ ہے یکجائی علم وعمل کی
وہ مرشد مرا صوفیِ با صفا ہے
وہ علمِ نبوّت کے تھے سچّے وارث
شمع علم وحکمت کی روشن کیا ہے
تھے زورِ دلائل سے خاموش دشمن
خطیبِ براہین کی شان کیا ہے
رہی زندگی وقف یادِ خدا میں
زباں یا تو مصروفِ صلِّ علیٰ ہے
جو صورت کو دیکھو خدا یاد آئے
تو سیرت ادائے حبیبِ خدا ہے
کرم کی نظر ہو مرے پیر و مرشد
میں سائل ہوں تیرا تو کانِ سخا ہے
تو برکاتیت کی ہے شمعِ فروزاں
ترا راستہ راہِ احمد رضا ہے
اسدؔ اُن سے وابستہ لاکھوں مریدیں
گنہ سے ہزاروں نے توبہ کیا ہے

نتیجۂ فکر: مولانا محمد عبدالمجید محامدؔ رضوی مصباحی براہی وایا سرسنڈ ضلع سیتامڑھی بہار

پاسبان دین و ملت تھے محدث بستوی
حامی حق اہل سنت تھے محدث بستوی
تھے نظام مذہب حنفی کے مستحکم ستوں
مسند افتا کی زینت تھے محدث بستوی
ناز جن کی ذات پر تھا صوفیت کو بالیقیں
باخدا پاکیزہ سیرت تھے محدث بستوی
حافظ ملت نے خود فرمایا تھا صوفی انھیں
بحر علم دین و حکمت تھے محدث بستوی
تھے رئیس الاتقیا کے نائب و سچے مرید
نیک صورت پاکِ طینت تھے محدث بستوی
یاد رکھے گا امرڈوبھا تری خدمات کو
صاحب کردار و عظمت تھے محدث بستوی
دل کی دنیا ہوگئی زیر و زبر سن کر بیاں
پر اثر کرتے خطابت تھے محدث بستوی
پیر ایسا بے مثالی ڈھونڈ کر لائے جہاں
فیض مارہرہ کی ندرت تھے محدث بستوی
رحم دل ایسے کہ ہر چھوٹے بڑے پر مہرباں
رحمت عالم کی رحمت تھے محدث بستوی
جھک کے کرتا ہے فلک ان کی قیادت کو سلام
عشق کی انمول دولت تھے محدث بستوی
اے محامدؔ ساری دنیا کررہی ہے اعتراف
حق تعالیٰ کی امانت تھے محدث بستوی

نتیجہ فکر: مولانا محمود فیضی صاحب رِسال پور مہراج گنج

کہ اٹھا سارا زمانہ صوفی ملت ہیں آپ
علم کا اک کارخانہ صوفی ملت ہیں آپ
خواب میں بھی یاد رب، ذکر نبی کرتے رہے
زندگی تھی زاہدانہ صوفی ملت ہیں آپ
حافظ ملت نے جن کو صوفی صاحب کہہ دیا
طرز تھا یوں صوفیانہ، صوفی ملت ہیں آپ
صاحب زہد و ورع، دیوانۂ شاہ ہدیٰ
نور ایماں کا خزانہ صوفی ملت ہیں آپ
روز محشر ملت اسلام کے سر پر شہا!
ہو کرم کا شامیانہ، صوفی ملت ہیں آپ
طالبان فیض کا ہے جن کے در پہ اک ہجوم
ہر کوئی جن کا دوانہ صوفی ملت ہیں آپ
ہے یقیں محمودؔ فیضی کو خدا کے فضل سے
اس کی بخشش کا بہانہ صوفی ملت ہیں آپ

نتیجۂ فکر: مولانا محمد امام الدین نظامی خاکؔی، سوہن پور سنکٹیا، مہراج گنج

عقل سے ہے ماورا رتبہ نظام الدین کا
ہو رہا ہے چار سو چرچا نظام الدین کا

ان کی عظمت کا ستارہ ہے ثریا سے بلند
پڑھتا ہے سارا جہاں خطبہ نظام الدین کا

علم و عرفاں زہد و تقوی ناز سب ان پر کریں
خوب ہے اے دوستو! رتبہ نظام الدین کا

مصطفی سے جو ملائے ہے وہ پیارا سلسلہ
مرحبا کیا خوب ہے شجرہ نظام الدین کا

آؤ آؤ دامن امید بھرنے کو چلیں
بہ رہا ہے فیض کا دریا نظام الدین کا

بالیقیں ان کے مریدوں میں ہیں عالم بے شمار
مرتبہ کیا خوب ہے اعلیٰ نظام الدین کا

ان کے روئے نور سے ہٹتی نہیں میری نظر
خوب رو ہے اس قدر چہرہ نظام الدین کا

ہے مقدر کا سکندر ،ہے وہ دنیا کا امیر
جس کو قسمت سے ملا صدقہ نظام الدین کا

سلسلہ رکھنا نہ تم نجدی، وہابی سے کبھی
تھا مریدوں سے یہی کہنا نظام الدین کا

خاکؔی قسمت کا مری روشن ستارہ ہو گیا
جب پڑا سر پر مرے سایہ نظام الدین کا

نتیجۂ فکر: مولانا تصدق خان رضوی

ہر طرف ہے تذکرہ صوفی نظام الدین کا
عرس ہے اب آ گیا صوفی نظام الدین کا
بارشِ انوار ہوتی ہے چلو! ا گیا چلیں
فیض کا ہے در کھلا صوفی نظام الدین کا
پیشوائے اہلِ حق ہیں علم کے ہیں مہر و مہ
جگ دِوانہ ہے ہوا صوفی نظام الدین کا
ہوگئی ہے اس گھڑی مقبول میری بھی دعا
جب وسیلہ ہوں لیا صوفی نظام الدین کا
میری نظروں میں زمانہ ہیچ ہے ہاں ہیچ ہے
جب سے ہوں منگتا بناصوفی نظام الدین کا
علم و فن میں آپکاثانی نہیں ہے کوئی بھی
مرتبہ ہے واہ وا صوفی نظام الدین کا
دیکھ کے جس کو تصدق! یاد آتا ہے خدا
چہرہ ہے وہ چاند سا صوفی نظام الدین کا

نتیجۂ فکر: مولانا نعمت اللہ برکاتی علیمی، جامعہ دارالیتامیٰ ناگپور

رازدارِ اصفیا صوفی نظام الدین ہیں
تاجدارِ اتقیا صوفی نظام الدین ہیں

یادگارِ غوث اعظم بدرِ ملت کے حبیب
مظہرِ خواجہ پیا صوفی نظام الدین ہیں

آج بھی لرزاں ہے باطل آپ کی تحریر سے
پرتوئے احمد رضا صوفی نظام الدین ہیں

حافظِ ملت کی ہیں زندہ کرامت دیکھ لو
پیکرِ صدق وصفا صوفی نظام الدین ہیں

مسلکِ احمد رضا کی آن ،بان و شان ہیں
مرد حق شیر رضا صوفی نظام الدین ہیں

جامعہ تنویر کے چھوٹے بڑے سب کہہ اٹھے
صاحب جودوسخا صوفی نظام الدین ہیں

آپ کے فیضان کی تابندگی ہے چار سو
جلوۂ نورِ خدا صوفی نظام الدین ہیں

آئیے آپس میں پھر دست و گریباں ہیں سبھی
آپ ہی سب کی دوا صوفی نظام الدین ہیں

نعمت خستہ سے کیونکر ہو بیاں رفعت تِری
رفعتوں کے آسماں صوفی نظام الدین ہیں

نتیجۂ فکر: مولانا نور الہدیٰ نورؔ مصباحی استاذ جامعہ عربیہ اشرفیہ گائے گھاٹ، بستی

بڑھ گئی ہے اس قدر دل میں محبت دیکھ کر
حضرتِ صوفی نظام الدیں کی سیرت دیکھ کر
کس قدر رب کی عطائیں تجھ پہ ہیں صوفی نظام
"آسماں حیراں ہے تیری شانِ رفعت دیکھ کر"
بلبلیں نغمہ سرا ہیں آج شاخوں پر بہت
کس ولی کا عرس ہے یہ شان و شوکت دیکھ کر
لاکھ کرلے کوئی کوشش اب نکل سکتی نہیں
قلب میں بیٹھی ہے جو ان کی عقیدت دیکھ کر
اس قدر ہوتی مُدلّل آپ کی تقریر کہ
نجد کے چیلے ہوئے حیراں خطابت دیکھ کر
پارسائی زہد و تقویٰ میں بڑے تھے بےنظیر
با عمل کتنے ہوئے ہیں پیاری خصلت دیکھ کر
جس کے سر پر سایہ مارہرہ کے ولیوں کا ہوا
کیوں نہ ان پر ہم ہوں قرباں ان کی صورت دیکھ کر
سامنے نظروں کے جب ہوتا ہے روضہ آپ کا
قلبِ پژمردہ کو ملتی ہے مسرت دیکھ کر
ذکر ہوتا ہے جہاں پر اولیاء اللہ کا
عرش سے آتے ملک ہیں رب کی رحمت دیکھ کر
ہیں زبانِ "نور" پر مدحت کے یہ جملے اگر
اے خدا کے برگزیدہ تیری خدمت دیکھ کر

نتیجۂ فکر: مولانا عالمگیر عاصم فیضی، مہراج گنجوی

تبلیغ دین کام ہے صوفی نظام کا
سنت پہ اہتمام ہے صوفی نظام کا
اونچا بہت مقام ہے صوفی نظام کا
"ہر دل میں احترام ہے صوفی نظام کا"
بہر عدوئے صاحب لولاک ہر گھڑی
صمصام، بے نیام ہے صوفی نظام کا
مصروف رہیے آپ بھی ترویج دین میں
ترویج دیں مرام ہے صوفی نظام کا
چھوٹے نہ تجھ سے دامن احمد رضا کبھی
امت کو یہ پیام ہے صوفی نظام کا
آباد اس لئے ہے گلستان دل مرا
دل میں مرے قیام ہے صوفی نظام کا
دنیا میں سر خرو رہے اور بعد موت بھی
خلد بریں مقام ہے صوفی نظام کا
اس پر نہ کیسے بارش فیضان ہو بھلا
عاصم بھی تو غلام ہے صوفی نظام کا

نتیجۂ فکر: مولانا رمضان علی رضوی تنویری مہراج گنج یوپی انڈیا

فدائے حبیبِ خدا صوفی صاحب
ہیں آلِ نبی کی عطا صوفی صاحب
لقب ہے خطیب البراہین جن کا
ہیں وہ علم و فن کا سما صوفی صاحب
رضا خاں کے مسلک کے بن کر نگہباں
رہے عمر بھر جابجا صوفی صاحب
عدوئے شہنشاہِ طیبہ کی خاطر
یقینا ہیں کلکِ رضا صوفی صاحب
کہا حافظِ دین و ملت نے صوفی
تو اس سے سمجھ لو ہیں کیا صوفی صاحب
ہیں شاہ و گدا جن کے در کے بھکاری
ہیں وہ بحرِ جود و سخا صوفی صاحب
غلام ان کا بھٹکے گا کیسے بھلا، جب
ہیں راہِ خدا کا پتہ صوفی صاحب
کرم کی نظر کردو رمضان پر بھی
ہے یہ بھی تمہارا گدا صوفی صاحب

نتیجۂ فکر: مولانا مظہر علی نظامی علیمی دارالعلوم رضویہ اہلسنت رستم پور سنیچرا بازار سنت کبیر نگر یوپی (الہند)

مہتاب سا روشن ہے صورت مرے مرشد کی
آئینہ ہے سنت کا سیرت ، مرے مرشد کی

تھا عشق رسالت سے معمور سدا سینہ
محکوم شریعت تھی عادت مرے مرشد کی

نزدیک سے دیکھا ہے جو زہد و ورع ان کا
وہ کرتے نہیں تھکتا مدحت مرے مرشد کی

جس نے ہے انھیں دیکھا کہہ اٹھا ولی زندہ
یہ شان ولایت ہے عظمت، مرے مرشد کی

بٹتا ہے اسی در سے فیضان محی الدیں
ہے غوث زماں سے یوں نسبت مرے مرشد کی

قربت میں رہا ان کی جو ، ہو کے رہا ان کا
پر کیف تھی کچھ ایسی صحبت مرے مرشد کی

کیونکر نہ حسیں روضہ مرجع ہو خلائق کا
ہے فیض رساں، مظہر! تربت مرے مرشد کی

نتیجۂ فکر: مفتی محمد ارشد رضا امجدی فیضی نول پراسی نیپال

دو جہاں میں اس لیے ہیں محترم صوفی نظام
ہوگئے ہیں عاشقِ شاہِ اُمم صوفی نظام

ہے سخاوت آپ کی جاری و ساری آج بھی
پلتے ہیں دربار پر ناز و نِعَم صوفی نظام

دل میں تھی رب کی خشیت، زیر لب تھا نامِ شاہ
اس لیے کرتے نہیں تھے فکرِ غم صوفی نظام

عشقِ سرکارِ مدینہ کی بدولت آپ کو
ہے مِلا یہ مرتبہ، جاہ و حشم صوفی نظام

اسوۂ سرکار پر گزری ہے ساری زندگی
کیوں نہ پھر مسکن بنے باغِ ارم صوفی نظام

آگیا ہوں مرشدی میں آپ کے دربار میں
مجھ پہ بھی کر دیجیے چشمِ کرم صوفی نظام

ذات پاک ان کی اے *ارشد* ما ورائے عقل ہے
صاحب فضل و کمال و ذی حشم صوفی نظام

نتیجۂ فکر: مولانا رمضان علی تنویری مقام نورئی جوت پوسٹ بیسار ضلع مہراج گنج یوپی

جاں نثارِ مصطفی صوفی نظام الدین ہیں
شاہِ جیلاں کی عطا صوفی نظام الدین ہیں
بحرِ ذخّارِ علوم و فضل و زہد و اِتقا
"نیرِ چرخِ صفا صوفی نظام الدین ہیں"
مصطفیٰ حیدر حسن کے ہیں وہ محبوبِ نظر
دلبرِ ابنِ رضا صوفی نظام الدین ہیں
دشمنِ اصحاب و اہلِ بیتِ سرور کے لیے
ذوالفقارِ مرتضیٰ صوفی نظام الدین ہیں
حافظِ ملت انہیں کہتے تھے صوفی پیار سے
جان لیجے اس سے کیا صوفی نظام الدین ہیں
ان کے در سے آج تک خالی نہیں لوٹا کوئی
منبعِ جو د سخا صوفی نظام الدین ہیں
کیوں نہ پھر اگیا تری تقدیر کی معراج ہو
تجھ میں جب جلوہ نما صوفی نظام الدین ہیں
خوف کیوں کر ہو بھلا رمضان دنیا کا ہمیں
جب ہمارا آسرا صوفی نظام الدین ہیں

نتیجۂ فکر: مولانا شعیب اختر قادری دھرم سنگھواں

جگا دیجے مری قسمت، مرے صوفی نظام دیں
دکھا کر خواب میں صورت، مرے صوفی نظام الدین
ہیں فخر احسن العلماء فدائے اعلیٰ حضرت ہیں
عطائے حافظ ملت ، مرے صوفی نظام الدین
پلا کر جام عشق مصطفی سارے زمانے کو
عطا کی عشق کی دولت، مرے صوفی نظام الدین
بنا ہے فضل ربی سے ترا در موضع " اگیا "میں
یقیناً منبع رحمت ، مرے صوفی نظام الدین
نظامی سلسلے میں جوڑ کر بے مول لوگوں کی
بڑھا دی شان اور قیمت، مرے صوفی نظام الدین
حقیقت آشکارا کر دیا ہر مرد مومن پر
مٹا کر دل سے ہر وحشت، مرے صوفی نظام الدین
کرم کی اک نظر کردیں ذرا اے مرشدِ عالی
کرے اختر بھی اب مدحت، مرے صوفی نظام الدین

نتیجۂ فکر: غیاث الدین احمد عارفؔ مصباحی خادم مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈپو لکشمی پور، مہراج گنج

خدا کے فضل کا جلوہ مرے صوفی نظام الدیں
درِ سرکار کا صدقہ مرے صوفی نظام الدیں
صحابہ کے ہوئے شیدا مرے صوفی نظام الدیں
عطائے غوث اور خواجہ مرے صوفی نظام الدیں
تجھے رب نے عطا کی ہے بڑی عظمت، بڑی رفعت
تمہارا مرتبہ اعلیٰ مرے صوفی نظام الدیں
تمہاری زندگی میں ہی خدا نے فضل یہ بخشا
ولایت کا ہوا شہرہ مرے صوفی نظام الدیں
زبانِ خَلق پر تیری سخاوت کا ہوا چرچا
بہایا فیض کا دریا مرے صوفی نظام الدیں
ہے نازاں اپنی قسمت پر ترا دامن مِلا جس کو
مِلا جس کو ترا ٹکڑا مرے صوفی نظام الدیں
یقیناً تیرا عارفؔ بھی بڑا خوش بخت ہے مُرشِد
مِلا اِس کو ترا شجرہ مرے صوفی نظام الدیں